81916 ـ مالی استطاعت کے باوجود ملازمت چھن جانے کے ڈر سے حج نہ کرنا

سوال

ان شاء اللہ آئندہ برس میرے پاس اتنی رقم ہو جائیگی کہ میں بیوی کے بغیر صرف اکیلا حج کر سکوں، اور یہ رقم میرے اور کسی کام کی معاون بھی بن سکتی ہے، خاص کر میں ایك سرکاری ادارہ میں ملازمت کرتا ہوں، ہو سکتا ہے مجھے ملازمت سے کسی بھی وقت فارغ کر دیا جائے، فی الحال اس رقم کے علاوہ بھی میرے پاس کچھ مبلغ ہے لیکن میں نے یہ گھر بنانے کے لیے رکھا ہے کیونکہ میرا عقد نکاح ہو چکا ہے.
میرا سوال یہ ہے کہ آیا مجھ پر حج فرض ہوتا ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مکلف شخص پر حج فرض ہونے کی شروط میں مالی اور بدنی استطاعت ہونا شرط ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور لوگوں پر اللہ تعالی کے لیے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے جو وہاں تك جانے کی استطاعت رکھتا ہو آل عمران (97).

فقھاء کرام نے مالی استطاعت کی تفسیر اور شرح یہ کی ہے کہ آدمی کے پاس اتنا مال ہو جو اس کے زاد راہ اور سواری کے لیے کافی ہو، یعنی جو اسے بیت اللہ تك جانے اور آنے کے لیے کافی ہو، اور یہ مال اس کے اصل واجب اخراجات اور شرعی اخراجات اور قرض کی ادائیگی کے علاوہ اور زائد ہو.

نفقہ میں معتبر یہی ہے کہ اس کے پاس اتنا خرچ اور رقم ہو کہ وہ بیت اللہ کا حج کرنے کا خرج اور اس کے واپس آنے تك بیوی بچوں کے اخراجات کے لیے کافی ہو، اس میں گھر کا کرایہ وغیرہ بھی شامل ہوگا.

اس لیے وہ تجارت کے راس المال کا مالك ہو جس کے نفع سے وہ اپنی بیوی بچوں کے اخراجات پورے کر رہا ہے تو ایسے شخص پر راس المال کے ساتھ حج فرض نہیں ہوگا، کیونکہ اگر وہ اپنا راس المال ہی حج میں خرچ کر دے تو پھر اس کے نتیجہ میں منافع اور تجارت میں کمی ہو جائیگی کہ اس کے بیوی بچوں کے اخراجات کے لیے کافی نہیں ہوگا.

اس کی مزید تفصیل کا مطالعہ کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (11534) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اس لیے اگر آپ کے پاس وہ مال جو حج کے لیے کافی ہے آپ کے پاس آپ کی ضرورت سے زائد ہے تو آپ پر حج فرض ہے اور آپ پر حج کرنا لازم ہے، لیکن اگر ملازمت چھن جانے کا خوف حقیقی ہو، اور اس کے واضح قرائن پائے جائیں تو اس صورت میں آپ پر حج فرض نہیں ہوگا.

لیکن یہ کہ ملازمت چھن جانے کا خوف صرف وہم اور گمان پر مبنی ہو جس کی کوئی بنیاد و اساس نہیں تو پھر آپ پر حج کرنا فرض ہے.

اور اگر آپ کو اپنی عفت و عصمت کا ڈر ہو کہ اگر کاح اور شادی میں تاخیر ہوئی تو گناہ میں پڑ جائیں تو وہ مبلغ جو آپ نے نکاح اور شادی کے لیے جمع کر رکھی ہے اس سے آپ پر حج کرنا لازم نہیں ہے، بلکہ آپ شادی اور نکاح کو حج پر مقدم کریں، اور اگر اس کے بعد رقم باقی بچے تو حج کر لیں، اور اگر رقم نہ ہو تو پھر عدم استطاعت کی بنا پر آپ پر حج فرض نہیں ہوگا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر وہ شادی اور نکاح کا محتاج ہو، اور اسے گناہ میں پڑنے کا خدشہ ہو تو پھر شادی کو (حج پر) مقدم کیا جائیگا؛ کیونکہ اس پر شادی کرنا فرض ہوگی، اور اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں تو یہ اس کے نفقہ کی مانند ہے.

اور اگر اسے گناہ میں پڑنے کا خدش اور ڈر نہیں تو پھر حج مقدم ہوگا؛ کیونکہ نکاح اس صورت میں نفلی ہے فرض نہیں، اس لیے نفل کو فرض پر مقدم نہیں کیا جا سکتا، کیوکہ حج فرض ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامۃ (3 / 88).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (27120) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .